سوال

(67) منی پاک ہے یا ناپاک ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے اہل حدیث اس مسئلہ میں کہ منی پاک ہے یا ناپاک ۔ بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

منی کے پاک اورناپاک ہونے کے بارے میں حدیثیں مختلف آئی ہیں ، بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ منی پاک ہے اور بعض سے ظاہر ہوتا ہے کہ ناپاک ہے ، اسی وجہ سے اس بارے میں علماء کی رائیں مختلف ہیں ، امام شافعی اورامام احمداوراصحاب الحدیث کے نزدیک منی پاک ہے ، امام نووی نے صحیح مسلم کی شرح میں لکھا ہے کہ بہت سے لوگوں کا مذہب ہے کہ منی پاک ہے اور حضرت علیؓ اور سعد بن وقاص اور عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت عائشہؓ سے بھی مروی ہے کہ منی پاک ہے اورامام ابوحنیفہ اورامام مالک کے نزدیک ناپاک ہے ۔

اصحاب الحدیث کے نزدیک منی کے پاک ہونے کی تصریح حافظ ابن حجر نے فتح الباری صفحہ 165 جلد 1 میں اور نووی نے شرح صحیح مسلم صفحہ 140 میں کی ہے مگر متاخرین اہل حدیث میں علامہ شوکانی کی تحقیق یہ ہے کہ منی ناپاک ہے ، چنانچہ انہوں نے نیل الاوطار صفحہ 54 جلد 1 میں اس مسئلہ کو مع مالہا وما علیہا لکھا کر آخر میں لکھتے ہیں ، فالصواب [1] ان المنی نجس یجوز تطہیرہ باحد الامور الواردة انتہی ، یعنی صواب یہ ہے کہ منی نجس ہے اس کا پاک کرنا کسی ایک طریقہ سے منجملہ ان طریقوں کے جو احادیث میں وارد ہیں جائز ہے ۔

جن علماء کے نزدیک منی پاک ہے ، ان کی دلیل وہ حدیثیں ہیں جن میں منی کے کھرچنے اور چھیلنے کا ذکر ہے ، وہ کہتے ہیں کہ اگر منی ناپاک اور نجس ہوتی تو اس کا صرف کھرچنا وچھیلنا کافی نہ ہوتا بلکہ اس کا دھونا ضروری ہوتا ، جیسے کہ تمام نجاستوں کا حال ہے اور جن حدیثوں میں منی کے دھونے کا بیان ہے ان احادیث کو استحباب پر محمول کرتے ہیں اوران لوگوں کی ایک دلیل ابن عباسؓ کی یہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا منی کے بارے میں جو کپڑے میں لگ جائے تو آپ نے فرمایا منی بمنزلہ تھک اور رینٹ کے ہے ، کسی خرقہ سے یا اذخر سے اس کا پونچھ ڈالنا کافی ہے ۔ رواہ الدارقطنی قال فی المنتقی بعد ذکرہ رواہ الدارقطنی وقال لم یرفعہ غیر اسحق الازرق عن شریک قلت وھذا لایضر لان اسحق امام مخرج عنہ فی الصحیحین فیقبل رفعہ وزیادتہ انتہی ، اوران لوگوں کی ایک دلیل حضرت عائشہؓ کی یہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے کپڑے سے منی کو اذخر کی جڑ سے پونچھتے تھے پھر اس میں نماز پڑھتے تھے ۔ اور جب کہ خشک ہوتی تو کپڑے سے کھرچتے تھے پھر اس میں نماز پڑھتے تھے ۔ اخرجہ احمد فی مسندہ وذکرہ فی المنتقی ۔

اور جو علماء منی کو ناپاک کہتے ہیں ، ان کی دلیل وہ حدیثیں ہیں جن میں منی کے دھونے کا ذکر ہے ، وہ کہتے ہیں کہ منی اگر پاک ہوتی تو اس کے دھونے کی کیا ضرورت تھی جو چیز نجس و ناپاک ہوتیہے وہی دھوئی جاتی ہے اوران لوگوں کی ایک دلیل عمار کی یہ مرفوع روایت ہے کہ نہ دھویا جائے کپڑا مگر پاخانہ اور پیشاب اور مذی اور منی اور خون اور قے سے ، مگر یہ

روایت ضعیف ہے۔ (دیکھو نیل الاوطار صفحہ 54 جلد 1)

حافظ ابن حجر فتح الباری میں لکھتے ہیں کہ منی کے دھونے اور منی کے کھرچنے کی حدیثوں میں تعارض نہیں ہے کیونکہ جو لوگ منی کے پاک ہونے کے قائل ہیں ان کے قول پر ان احادیث میں تطبیق و توفیق واضح ہے، بایں طور کہ دھونے کو استحباب پر محمول کریں، تنظیف کے لیے نہ وجوب پر اور یہ طریقہ شافعی اور احمد اور اہل حدیث کا ہے اور جو لوگ منی کی نجاست کے قائل ہیں ان کے قول پر بھی ان احادیث میں تطبیق ممکن ہے، بایں طور کہ دھونے کو تر منی پر محمول کریں اور کھرچنے کو خشک پر اور یہ طریقہ حنفیہ کا ہے، پھر حافظ ابن حجر لکھتے ہیں کہ پہلا طریقہ ارجح ہے کیونکہ اس میں حدیث اور قیاس دونوں پر عمل ہوتا ہے، اس واسطے کہ منی اگر نجس ہوتی تو قیاس یہ تھا کہ اس کا دھونا واجب ہوتا اور اس کا صرف کھرچنا کافی نہ ہوتا جیسے خون وغیرہ اور دوسرے طریقہ کو حضرت عائشہؓ کی یہ روایت رد کرتی ہے کہ ''وہ رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے منی کو اذخر کی جڑ سے دور کرتی تھیں پھر آپ اس میں نماز پڑھتے تھے اور جب کہ منی خشک ہوتی تو آپ کے کپڑے سے کھرچتی تھیں، پھر آپ اس میں نماز پڑھتے تھے اس واسطے کہ یہ روایت متضمن ہے ترک غسل پر منی کے تر ہونے کی حالت میں بھی اور خشک ہونے کی حالت میں بھی۔ عبارۃ الفتح ہکذا۔

''منی کو کھرچ دینے اور دھونے کی حدیثوں میں تعارض نہیں ہے، کیونکہ جو لوگ منی کو پاک کہتے ہیں، ان کے مذہب پر یہ اس طرح جمع ہوسکتی ہیں کہ دھونا استحباب پر محمول کیا جائے نہ کہ وجوب پر، امام احمد ، شافعی اور اہل حدیث کا یہی مذہب ہے اور جو اس کو ناپاک کہتے ہیں۔ ان کے نزدیک اس طرح جمع ہوسکتی ہیں کہ تر کے لیے دھونا ہے اور خشک کے لیے کھرچنا، یہ احناف کا مسلک ہے اور مسلک اوّل زیادہ راجح ہے کیونکہ اس میں حدیث اور قیاس دونوں پر عمل ہوسکتا ہے کیونکہ اگر منی ناپاک ہوتی تو اس کا دھونا خون کی طرح واجب ہوتا، کھرچنے کی اجازت نہ ہوتی کیونکہ حنفی جب خون کے پلید ہونے کے قائل ہیں تو اس ک کھرچنے کے قائل نہیں، بلکہ اس کا دھونا ضروری سمجھتے ہیں اور پھر دھونے کی روایت ایک اور طریق سے بھی آئی ہے کہ حضرت عائشہؓ اذخر کے پانی سے اسے مدھم کردیتیں یا کھرچ ڈالتیں، اس سے دونوں طرح دھونے کا ترک ثابت ہوگیا۔'' (سید محمد نذیر حسین)

---

[1] صحیح یہ ہے کہ منی ناپاک ہے اور اس کو تینوں طریق منقولہ سے پاک کیا جاسکتا ہے۔

فتاوی نذیریہ

جلد01